یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

(Registered. L. N. 352)

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ .. عہ

والیان ریاست سے .. .. سے

روسا و جاگیرداران سے .. .. للعہ

عام خریداروں سے ۱۲/ ۲۰

.. ششماہی .. ہیر

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک

مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے ✦

اخبار اہلحدیث

امرتسر

بس پیروی مصطفیٰ کی سنت ✦ مت دیکھ کسی کا قول و کردار ✦ اصل کو نقل کیا ہے ✦ یاں وہم و خطا کا دخل ...

جلد ۵ نمبر ۱۹

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ✦

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ✦

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ✦

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے ✦

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ✦

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں ✦

امرتسر مورخہ ۹ صفر سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء یوم جمعہ مبارک

امامت اور اقتدا

قابل توجہ علماء کرام

دل بیکے کن و اقتدا قبلہ یکے امام دو

جس قدر حیرانی اس قائل کو اقتدا کرنے میں دو اماموں کی وجہ سے پیش آئی ہے اس سے زیادہ حیرانی آجکل مسلمانوں کو اقتدا کے مسئلہ میں پیش آ رہی ہے۔ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے۔ فرقوں کے اختلاف کے علاوہ ہر ایک شخص دوسرے کی اقتدا سے مانع ہے۔ اس دہکاپیلی کو دیکھکر کون آنکھ ہے جو اسلام پر آٹھ آٹھ آنسو نہ روئے۔ کون دل ہے جو اہل اسلام کی حالت زار پر نہ پسیجے۔ آہ ان فرقوں اور اشخاص کے اس اختلاف کو دیکھنے والا یاد کر سکتا ہے۔ کہ یہ سب لوگ ایک رسول ایک خدا اور ایک کتاب کے ماننے والے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہر ایک فریق اسی آیت یا روایت سے استدلال کرتا ہے جس سے اسکا مخالف کرے تو وہ اس استدلال کو بڑی حقارت سے سنکر ہنسدیا کرتا ہے۔

معروف لوگوں کا اختلاف اور ترک اقتدا تو اتنا تعجب انگیز نہ تھا کیونکہ ان میں تو بسا اوقات فہم کی غلطی یا ضد نفسانی کا احتمال بھی ہو سکتا ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ اس زمانے کے متنبی مصنوعی مہدی۔ بناوٹی مسیح اور کرشن گوپال قادیانی دجال بھی بوجوہ دعوے چنیں و چنان کے اسی قبیلہ کے چٹے بٹے نکلے۔ شروع زمانہ میں آنکا عام دستور اور فتوے تھا کہ مخالفوں کے پیچھے اقتدا کرنا درست ہے مگر اب جو کسی قدر جال پھیل گیا تو جھٹ سے فتوے دیدیا کہ کسی مخالف کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ کیونکہ ہو سکے اسے رو بشی طبع تو بہ من بلاقدی۔

اس لئے میں مدت سے اس اختلاف کو سُن سُن کر دل ہی دل میں کڑہتا اور سوچتا تھا کہ آجکل مسلمانوں کو کیا ہو گیا کہ عبادت الٰہی میں بھی شرکت جائز نہیں جانتے تو اور کسی کام میں انکی شرکت کیونکر ممکن ہے۔ اسی اثنا میں ایک شخص نے سوال (پیش) کیا کہ رافضی۔ خارجی۔ نیچری۔ مرزائی وغیرہ فرقوں کا امام اگر ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ میں نے بعد غور و فکر اپنی دیانت کے مطابق (گو واقع میں غلط ہو) جواب دیا کہ درست ہے۔ اسپر بعض حاسدوں کو اور بعض سطحی لوگوں کو شور

گم شدہ پرچہ پہلو اور دوسری ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت مگر تیسرے ہفتہ قیمت ارسال بعوض ۲ فی پرچہ۔ شکایتی خط میں اخبار گم شدہ کا نمبر اور ...

ahmadimuslim.de

بچانے کا ایک موقع ملا۔ گو میں انکی مخالفت کی تو چنداں پرواہ نہیں کرتا اس لئے کہ ایک تجربہ کار کا قول ہے ؎

سواد جعر الحساد داو فانه ٭ اذا حل فی قلب فلیس یحول

مگر چونکہ تحقیق مسئلہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اسلئے میں اپنی ناقص تحقیق اس مسئلہ (اقتدا) میں پیش کر کے اہل علم ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ اسکو بغور ملاحظہ فرما کر اپنی رائے (مخالف یا موافق) سے مجھ کو اطلاع بخشیں گے۔ آجکل عموماً یہ سوال ہوتا ہے کہ فلاں فرقہ یا شخص میں یہ عیب ہیں اس لئے چونکہ اس کی اپنی نماز قبول نہیں تو ہماری اس کے پیچھے کیونکر ہوگی۔ میرے خیال میں یہ بھی ایک کم فہمی کی بنیاد ہے۔ پس ناظرین بغور سنیں کہ بعض امور نماز کے ارکان ہوتے ہیں یعنی اس کی ماہیت میں داخل ہیں ان کے سوا نماز کا وجود شرعی نہیں ہو سکتا۔ انکی تفصیل تو یہ ہے۔ نیت۔ قبلہ رو۔ قیام۔ قرات۔ رکوع۔ سجود۔ قعدہ وغیرہ۔ انکے علاوہ بعض امور ایسے ہیں جنکو شروط کہتے یا موقوف علیہ۔ غرض وہ امور جنپر با وجود ارکان کی تمامیت کے نماز موقوف ہے جیسے وضو۔ طہارت۔ ثیاب (کپڑوں کا پاک ہونا) وغیرہ۔ ان امور کی درستی سے نماز شرعی ہے۔ ان کے علاوہ بعض امور ایسے ہیں جو بالکل آگے ہیں قبولیت [illegible] علیہ ہیں یعنی ان کے نہ ہونے سے نماز قبول نہیں ہوتی جیسے حسن الاخلاق وغیرہ۔ قرآن واحادیث اور بزرگان دین کے اقوال صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی کا تعلق ان ارکان اور شروط سے تو ہے جنکا نماز کے وجود میں تعلق ہے لیکن ان امور میں مقتدی اور امام کا تعلق اور ربط نہیں جو قبولیت کے لئے موقوف علیہ یا شرط ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں ملکر نماز پڑھیں۔ دونوں اپنے اپنے ارکان ادا کریں۔ مگر امام میں ایک بات ایسی ہو جو مانع قبولیت ہو بداعتقادی یا [illegible] جسکا ذکر حدیثوں میں آتا ہے جنکی مثالیں میں آگے چلکر بیان کرونگا اس وجہ سے امام کی نماز تو قبول نہ ہو مگر مقتدی کی نماز میں خلل نہ آئے۔

میں جانتا ہوں کہ میری یہ رائے سطحی خیال والوں کو ذرہ تلخ معلوم ہوگی۔ لیکن دارجع خاطر اگر میری وجوہات سنیں گے تو انشاء اللہ اس رائے کو مؤید اور مرجح پاوینگے۔

اب میں ذرہ تفصیل سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے دعوی کا ثبوت (کہ ارکان نماز میں مقتدی اور امام کا ربط ہے) دینے کی حاجت نہیں کیونکہ ہر ایک فرقہ کا وہ مسلم اصول ہے۔ تاہم بطور اثبات تھوڑا عرض کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے الامام ضامن یعنی امام مقتدی کی نماز کا بھی ذمہ دار ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا فعل کرے جو نماز کے وجود پذیر ہونے کو مانع ہو تو مقتدی کی نماز کا ٹھکانا بھی اسپر ہوگا۔ ایسا ہی اس حدیث کا مطلب ہے کہ امام اسی لئے مقرر ہوتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جاوے پس جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا رکع فارکعوا واذا سجد فاسجدوا الحدیث (ابو داؤد اصله فی الصحیحین)

غرض اس مضمون میں سب کو اتفاق ہے کہ امام اگر کوئی رکن چھوڑ جائے تو مقتدی کی نماز بھی نہ ہوگی اس لئے اس دعوے کے متعلق مجھ زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں نہ یہ دعوے متنازعہ ہے البتہ دوسرے دعوے میں کلام ہے۔ پس بہتر ہے کہ میں اسی کا ذکر کروں۔

قام فہم کر کے میں اپنا دعویٰ پھر سنا دوں وہ یہ ہے کہ بعد تمامیت ارکان شرائط نماز امام میں کوئی امر مانع قبولیت ہے تو مقتدی کی نماز میں اسکا اثر نہیں ہو سکتا۔

اس دعوے کے ثبوت میں مندرجہ ذیل ثبوت میں پیش کر سکتا ہوں۔

(۱) بموجب حدیث شریف بدعتی کی نماز قبول نہیں۔

(۲) دو مسلمان جو آپس میں لڑے ہوں انکی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۳) جس شخص کی امامت پر مقتدی بوجہ شرعی ناراض ہوں اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۴) جسکا لباس یا وجود پاک صاف ہونے کے حرام کمائی سے ہو اس کی نماز بھی قبول نہیں۔

(۵) غلام جو مالک سے بھاگا ہو۔ اسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔

(۶) ماں باپ کے بے فرمان کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

غرض اسی قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت سے افراد ایسے ہیں کہ انکی نمازیں باوجود صحیح ہونے کے قبول نہیں ہوتیں مگر ان کے پیچھے پڑھنے والے کی ہو جاتی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک باب تجویز کیا ہے جسکا نام ہے باب امامة المفتون والمبتدع اس میں وہ حضرت حسن بصری کا قول لائے ہیں کہ صل وعلیه بدعته یعنی بدعتی کے پیچھے نماز پڑھ لیا کر انکی بدعت انکی گردن پر ہے تمہیں نہیں لگیگی۔ امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے محاصرہ کی حالت میں پوچھا گیا کہ باغی ہمکو نماز پڑھاتے ہیں اور ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج سمجھتے ہیں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا الصلوة احسن مایعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا

ahmadimuslim.de

اسأ ذا فاجتنبوا اساءتہم یعنی نماز لوگوں کے سب کاموں سے اچھا کام ہے پس جب وہ اچھا کام کریں تو اُن کے ساتھ ملجاؤ اور جب کوئی برا کام کریں تو اُنکی برائی سے دور رہو۔ حضرت حسن بصری اور امیر المؤمنین حضرت عثمان کے اس قول سے ہمارے دعوے کی دو طرح سے تائید ہوتی ہے ایک تو صریحاً یہ کہ بدعتی اور باغی کے پیچھے نماز جائز ہے حالانکہ اُنکی اپنی نماز قبول نہیں۔ دوئم یہ کہ مقتدی اُن کے پیچھے پڑھنے سے بوجہ شرعی کراہت کرتے تھے اسلئے بھی بوجب ہو رہے تھے اُنکی نماز قبول نہوگی تاہم دونوں حضرات نے اُنکی اقتدا کا حکم فرمایا۔

علیٰ ہذا القیاس باہمی ناراض مسلمانوں کے پیچھے بھی یہی حکم ہے کسی آیت یا حدیث سے منع ثابت نہیں ہوتا۔ نہ کسی امام یا مفتی نے یہ کہا ہے کہ ایک شخص ہو صحیح الاعتقاد ہو مگر لباس اُسکا حرام کمائی سے ہو لیکن پاک ہو تو بھی اُس کے پیچھے اقتداء درست نہیں۔ اس موقع پر بقول صاحب ہدایہ کی زبانی وہ فہرست بتاتا ہوں جنکے پیچھے نماز مکروہ لکھی ہے اُن میں بھی یہ لوگ نہیں ہیں جو ہم نے پیش کئے ہیں۔ صاحب ممدوح لکھتے ہیں:۔

یکرہ تقدیم العبد والاعرابی والفاسق والاعمیٰ وولد الزنا وان تقدموا جاز۔ یعنی غلام۔ دیہاتی۔ بدکار۔ اندھے اور حرامزادہ کو امامت کے لئے آگے کرنا مکروہ ہے۔ لیکن اگر وہ خود آگے بڑھ جائیں تو اُنکے پیچھے بھی جائز ہے۔

اس کلام سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ اس فہرست میں ہمارے پیش کردہ اشخاص نہیں ہیں نہ کسی اور فقہ یا حدیث کی کتاب میں ملتا ہے کہ اُنکے پیچھے نماز جائز نہیں دوسری یہ کہ یہ لوگ بھی جنکے ساتھ اقتدا کرنا مکروہ لکھا ہے امامت کرا رہے ہوں تو اُنکے پیچھے بھی نماز جائز ہے اسکی دلیل میں صاحب ہدایہ نے وہی مشہور حدیث لکھی ہے صلوا خلف کل بر وفاجر یعنی ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ اس حدیث کی سند فرداً فرداً گو ضعیف ہے مگر حافظ زیلعی نے اس کی تمام سندات کو جمع کیا ہے جو اس قدر ہیں کہ یقوی بعضہا بعضاً کی رو سے صحیح لغیرہ کے درجہ تک پہونچ سکتی ہیں۔

مجھے اس موقع پر امام ابو حنیفہ کا ایک قول یاد آتا ہے تو میں حیران ہو جاتا ہوں کہ آجکل کے حنفی کس امام کے مقلد ہیں! مشہور امام ابو حنیفہ سے تو انکو کچھ بھی نسبت نہیں اُن سے جب پوچھا گیا کہ اہل سنت کون ہیں تو انہوں نے اہل سنت کی تعریف بتلانے میں چار لفظ بولے کہ تفضیل الشیخین وحب الختنین ونری المسح علی الخفین والصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر جسکا مطلب یہ ہے کہ اہل سنت وہ ہے جو حضرت ابو بکر اور عمر کو باقی صحابہ سے افضل جانے اور حضرت عثمان اور حضرت علی سے محبت رکھے اور موزوں پر مسح جائز جانے اور ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرے (شرح فقہ اکبر صفحہ ۹۲)

کیا اس امام کے مقلد و متبع وہ ہو سکتے ہیں جو بات بات پر بگڑیں اور فاسق فاجر تو الگ رہے موحدوں کے پیچھے بھی نماز ناجائز بتلادیں۔ الی اللہ المشتکی۔

اس موقع پر مجھے حافظ ابن حزم کا کلام بھی یاد آیا جو انہوں نے مسئلہ امامت کے متعلق عام قاعدہ کے طور پر فرمایا ہے۔

حافظ ممدوح ملل والنحل میں یہ لکھکر کہ تمام صحابہ تمام تابعین اور تمام فقہاء فاسق فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل تھے۔ فرماتے ہیں:۔

ما اعلم قط احدا من الصحابۃ الذین ادرکوا المختار بن عبید والحجاج وعبید اللہ بن زیاد وحبیش بن دلجۃ وغیرہم امتنع من الصلوٰۃ خلفہم وہؤلاء افسق الفساق واما المختار فکان متہما فی دینہ مظنونا بالکفر (جلد ۴ صفحہ ۱۸۶)	کہ صحابہ میں سے جس جس نے مختار بن عبید۔ حجاج ابن زیاد (قاتل امام حسین) اور حبیش بن دلجہ وغیرہ کو پایا تھا وہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے نہ رکتے تھے حالانکہ یہ لوگ تمام دنیا کے فاسقوں سے بدترین فاسق تھے اور مختار پر تو کفر کا اتہام بھی تھا۔

پھر عام قاعدہ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کی طرف پکارنے والے کی بات مانو پس ضروری ہے کہ جو کوئی کسی نیک کام کی طرف بلائے نماز ہو یا حج جہاد ہو یا کوئی اور نیک کام تو اس کی پیروی کرنی فرض ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور جو کوئی برے کام کی طرف بلاوے اسکی پیروی نہ چاہیے۔ بلکہ اسکا روکنا فرض ہے۔

قال تعالیٰ اجیبوا داعی اللہ فوجب بذلک ضرورۃ ان کل داع دعا الی خیر من صلوٰۃ او حج او جہاد او تعاون علی بر وتقوی ففرض اجابتہ وعمل ذلک الخیر معہ لقولہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان وان کل داع دعا الی شر فلا یجوز اجابتہ بل فرض خلافہ ومنعہ

حافظ ممدوح کے اس عام قاعدے کو دیکھئے جو انہوں نے مسئلہ اقتداء میں لکھا ہے اس عام قاعدے کا مفاد صاف ہے کہ نماز چونکہ ایک نیک کام ہے جو کوئی امامت کرائے اس کے ساتھ پڑھ لینی چاہیئے اُس کے باقی افعال کو ہرگز نہ دیکھنا چاہیئے۔

ahmadimuslim.de

کہ وہ کیا کرتا ہے اور کیا نہیں کرتا۔ یہ عام قاعدہ ہمارے دعویٰ کا بہت بڑا مؤید ہے۔

بعض لوگوں کو وہم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزائی وغیرہ فرقوں کے اعتقادات اس حد تک پہونچ چکے ہیں کہ انکو کفر لازم آتا ہے بلکہ علماء نے انپر کفر کا فتوےٰ دیا ہے اس لئے انکی تو اپنی نماز جائز نہیں پھر انکے پیچھے ہماری کیونکر ہوگی؟ دراصل یہی ایک سوال ہے جس نے مسلمانوں کو اس حد تک پہونچایا ہے کہ وہ ایکدوسرے کے ساتھ ملکر خدا کے حضور میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح بعض لوگ میرے اس فتوے سے یہ سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں کے پیچھے جب نماز جائز ہوگی تو ان کے فتوے کفر میں بھی تخفیف آجائیگی۔ چنانچہ مجھے اور میری تحریروں کو دیکھتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جو مرزا اور مرزائیوں کا ایسا مخالف ہے کہ مرزا کے ساتھ اس کی جانبازانہ بازی لگی ہوئی ہے وہ انکے ساتھ ملکر نماز پڑھنے کا فتوےٰ دیتا ہے یہ تعجب کی بات ہے۔ اس لئے میں آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جواز اقتدا سے نہ میں ان کے اعتقادات کا مصحح ہوں نہ ان کے فتوے کفر میں تخفیف ہوتی ہے۔ کیا امام بخاری نے جو بدعتی کے پیچھے اور حضرت عثمان نے باغیوں کے پیچھے جواز اقتدا کا فتوےٰ دیا تو بدعتی یا باغیوں کی برائی میں کوئی تخفیف آگئی؟ ہرگز نہیں۔ اسی سوال کے دفعیہ کی طرف میں پہلے ہی اشارہ کر آیا ہوں اب اسی کو ذرا عقلی طور پر عرض کرتا ہوں۔ ذرہ غور سے سنئے:

ایک بات کسی چیز کی ماہیت میں داخل ہوتی ہے ایک چیز اسکی قبولیت کے لئے شرط ہوتی ہے۔ پس اگر اس کام کے ارکان ماہیت پائے جائیں تو وہ کام شرعی طور پر وجود پذیر ہو جاتا ہے۔ پھر اگر اس کی قبولیت کے لئے کوئی امر مانع نہیں تو قبول بھی ہوتا ہے اور اگر کوئی مانع ہے تو قبول نہیں ہوتا بلکہ ضائع ہو کر ہباءً منثورا ہو جاتا ہے۔ پروردگار نے کفار اور مشرکین کے اعمال حسنہ کو حبط کے لفظ سے اظہار فرمایا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ حبط اور احباط وہی کام ہوتے ہیں جنکا وجود ظہور پذیر ہو کر ضائع ہوا ہو۔ پس وہ امر جو قبولیت کے لئے مانع ہے امام میں ہے تو اسی کے لئے ہی مقتدی میں ہے تو اس کے لئے ہے اس میں دونوں کا کوئی ربط وضبط نہیں۔ نہ اس میں مقتدی امام کی نماز کو قبول کرانے کا ضامن ہے نہ امام مقتدی کے لئے متکفل۔

پس محل بحث صرف یہ امر ہے کہ امام کی نماز بعد تمامیت ارکان کے اگر کسی وجہ شرعی سے قبول نہ ہو تو مقتدی پر اسکا کیا اثر ہو سکتا ہے؟ میری ناقص تحقیق میں مقتدی پر کوئی اثر نہیں۔ اگر کسی صاحب کے علم میں اس کے خلاف کوئی دلیل ہو تو مجھے اطلاع فرماویں۔

کسی خبطی نے اخبار اہلفقہ میں ایک مضمون میرے اس دعوےٰ کے برخلاف شائع کیا ہے اس نے اس مضمون میں جسقدر بے سمجھی سے ٹھوکریں کھائی ہیں اس کے واقف حال اصحاب کی نظروں میں تو کوئی امر مستعجب نہیں۔ ایام طالب علمی سے جو لوگ اس کے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس بیچارے کو فہم و فراست سے کبھی حصہ ملا ہی نہیں۔ اسے ابھی یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ میں نے کہنا کیا ہے اور کہہ کیا گیا۔ ہاں اس سے پہلے بھی اس نے ایک مضمون میرے برخلاف لکھا تھا تو جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے کہا تھا کہ وہ بڑا گدھا ہے میں نے اسے کہا کہ تم مت لکھو تم اس کے اہل نہیں۔ ناظرین کی تضییع اوقات کے خیال سے اسکی تمام مفوات کو تو میں نہیں چھیڑنا سمجھتا۔ کیونکہ اس کی تحریر اس قدر طویل اور وسیع خرافتی میں حد سے بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ مندرجہ ذیل شعر کا سماں باندھ دیتی ہے:

جزی ربہ عنی عدی بن حاتم ❊ جزاء الکلاب العاویات وقد فعل

ہاں بطور مشتے نمونہ از خروارے ایک آدھ مثال بتلاتا ہوں۔

آپ حضرت حسن بصری کے قول مذکورہ بالا کا جواب دیتے ہیں کہ خواجہ حسن بصری نے جو بدعتی کے پیچھے نماز جائز بتلائی ہے اس سے بدعت حسنہ مراد ہے۔ پھر اس بدعت حسنہ کی مثال نماز تراویح بتلا کر آخر میں کہا ہے کہ ایسے امام بدعت حسنہ کرنیوالے کے پیچھے اقتدا کی جائے تو جائز ہے گو **خلاف اولیٰ ہے** (اہلفقہ ۱۰ محرم صفحہ کالم ۳)۔

اب ناظرین ذرہ غور سے دیکھیں کہ اس خبطی نے کچھ سوچا ہے کہ اس تحریر کا اثر کہاں تک پہونچا اور نتیجہ کیسا مضر نکلا؟ سنو! ہم بتلاتے ہیں کہ اس تحریر کے مطابق اس کے باپ کے پیچھے بھی نماز پڑھنا اچھا نہیں کیونکہ نماز تراویح وہ بھی پڑھتا ہے اس لئے کہ اس کی اس تحریر سے دو باتیں ثابت ہوئی ہیں ایک تو یہ کہ تراویح بدعت حسنہ ہے دوسرے یہ کہ بدعت حسنہ کرنے والے کے پیچھے ترک اقتدا (نماز نہ پڑھنا) اولیٰ اور افضل ہے جس کے معنے صاف ہیں کہ جتنے لوگ تراویح پڑھتے ہیں ان سب کے پیچھے ترک اقتدا افضل ہے نتیجہ یہ ہوا کہ نماز فضول کے پیچھے اقتدا کرنا چاہیے جو تراویح کو سرے سے جواب دیتے ہیں۔ بہت خوب

میرے پہلو سے گیا پالا تھا میں نے جس کو ❊ مل گئی اسے دل تجھ کو یہ ان نعمت کی سزا

بعض خبطی گھبرا کر اس دعوے پر یہ آیت پیش کیا کرتے ہیں جسمیں حضرت ابراہیم

ahmadimuslim.de

علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ لَا یَنَالُ عَھْدِی الظّٰلِمِیْنَ - اس سے پہلے مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم سے خدائے تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ میں تجھکو امام بناؤنگا انہوں نے عرض کیا کہ میری اولاد کو بھی امام بنائیو - خدا نے فرمایا ظالموں کو یہ منصب نہیں پہونچیگا - کہتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ گمراہ شخص امامت کے لائق نہیں اہل اسلام کی حالت کیسی کچھ قابل رحم ہے کہ اس کے علمار اس کے جاننے کے مدعی بھی اسکو نہیں جانتے - ان کے خیال کے مطابق حضرت ابراہیم کی دعا کا مطلب یہ ہوا کہ خداوندا میری اولاد کو بھی کسی مسجد کا امام بنائیو - واقعی دعا تو بڑی ضروری اور زبردست ہے بلکہ ساتھ ہی اس کے حضرت ابراہیم کی اولوالعزم طبیعت کے مناسب حال بھی - کیوں نہو المرء یقیس علی نفسہ ؎

اُس نے لف پہ پھبتی خسب دیجور کی سوجھی ✦ اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

اسکا جواب ہم کئی ایک دفعہ دے چکے ہیں کہ امام کا لفظ تین معنوں میں آتا ہے (۱) نبوت (۲) خلافت حکومت (۳) امامت صلوٰۃ - ان سب معانی کی ماہیات الگ الگ ایک دوسرے سے متباین ہیں ایسے مواقع میں علم اصول کا قاعدہ ہے کہ لفظ کو یا تو ان سب معانی میں مشترک کہا کرتے ہیں یا حقیقت مجاز مانتے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے یہ کہتے ہیں کہ الحقیقۃ والمجاز اولیٰ من الاشتراک (مسلم مسلم وغیرہ) یعنی حقیقت مجاز کہنا مشترک کہنے سے اچھا ہے حضرت ابراہیم کی دعا میں جو امر مطلوب ہے وہ امامت نبوت ہے یعنی اسکا مطلب یہ ہے کہ خداوندا امامت نبوت جیسے مجھکو مرحمت ہوئی ہے میری اولاد کو بھی مرحمت ہوا کرے چونکہ اولاد کا لفظ جمع کا صیغہ تھا حالانکہ اولاد ابراہیمی میں سب لوگ منصب نبوت کے اہل نہ ہونگے تھے چنانچہ فرمایا وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ اس لئے جناب باری نے فرمایا کہ منصب نبوت ظالموں یعنی بے فرمانوں کو کسی طرح نہ پہونچیگا - اب ظاہر ہے کہ اس آیت کو امامت صلوٰۃ سے کوئی تعلق نہیں - اہل علم جانتے ہیں کہ سلب حقیقت سے سلب مجاز لازم نہیں آتا - کیا یہ لازم ہے کہ ہم کسی مقام میں شیر (درندہ) کی نفی کریں تو بہادر کی نفی بھی ہو جائے - واللہ ایسے اقوال کے قائل کو تو فتوے نویسی سے پہلے اپنے دماغ کا علاج کرانا مقدم ہے - ناظرین کے طال طبع کے خوف سے میں اتنے ہی پر قناعت کرتا ہوں - اور اپنا مافی الضمیر پھر عرض کئے دیتا ہوں کہ میں ارکان صلوٰۃ میں امام اور مقتدی کا ربط مانتا ہوں مگر قبولیت اور عدم قبولیت میں ان دونوں کا کوئی تعلق نہیں سمجھتا - اس لئے جو شخص نماز کو فرض جانکر ارکان نماز ادا کرتا ہے اسکے پیچھے اقتدا کرنا میں جائز جانتا ہوں - گو اعتقادی فتور کی وجہ سے امام کی نماز قبول نہو تاہم مقتدی کی قبول ہو جائیگی

یہی مطلب اُس حدیث کا ہے جسکو امام بخاری نے روایت کیا ہے فان اخطأوا فلکم وعلیھم یعنی امام اگر قصور کرینگے تو یہ گناہ اُنپر ہوگا تمہاری نماز ہو جائیگی ایک حدیث میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواز اقتدا کی انتہا خود اپنے الفاظ میں بیان فرمادی ہے صلوا معھم ما صلوا القبلۃ (ابوداؤد) یعنی جبتک امام قبلہ کی طرف نماز پڑھے اُس کے ساتھ پڑھ لیا کرو - اہل علم اس مشروطہ عامہ سے اصل مطلب سمجھ سکتے ہیں کہ صحت صلوٰۃ کے لئے کیا کیا امر ضروری ہے -

پس اگر کسی صاحب کے علم میں میرے دعوے کے خلاف کوئی دلیل ہو تو اُنکا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں میں انکی دلیل کو بھی اخبار میں درج کرکے پبلک کی روشنی میں لاؤنگا - والعلم عند اللہ -

تعاقب

اہلحدیث مورخہ ۱۲ ذی الحجہ جو ۹ ذی الحجہ کے ساتھ شائع ہوا ہے - اُس میں دربارہ زکوٰۃ جنسی کے آپکا ایک فتوے دیکھا جس میں آپ فرماتے ہیں - (جس زمین کی مالگذاری واجب ہے اُسکا بیسواں حصہ بشرطیکہ آبیانہ نہری نہو اور مالگذاری کے علاوہ آبیانہ نہری بھی ہے تو میرے ناقص علم میں چالیسواں حصہ واجب ہے - یہ فتوے مطالب بالدلیل ہے - کیونکہ شریعت میں دو ہی صورت عشر اور نصف العشر مجھکو معلوم ہے چار صورتیں جو آپنے لکھی ہیں انکی کیا دلیل ہے - دوسرے (لفظ مالگذاری واجب ہے) تفصیل طلب ہے اگر یہ مطلب ہے کہ مالک زمین نے باجرت معینہ لوگ زمین لیکر کھیتی کرتے ہیں اور کرایہ اس زمین کا دیتے ہیں تو ایسے زمین کے پیداوار میں فی ما سقت السماء والعیون نصف العشر وفی ما یسقی بالنضح ربع العشر چار صورت شریعت میں کہاں وارد ہوا - براہ کرم اس کے جواب سے جلد اخلاج کا رفع فرمائیے -

عبداللہ از ضلع در بھنگہ -

جواب - چونکہ عشر اور نصف کی بنا محض آسانی پر ہے اسی لئے معمولی اخراجات پر بھی نصف عشر کا حکم فرمایا گیا ہے تو پھر ایسے اخراجات کو کیوں نظر انداز کیا جائے جو ان اخراجات سے زیادہ ہونے کی وجہ سے عشر سے نصف تک نوبت پہونچی ہے - یعنی سرکاری مالگذاری جسکا اندازہ ربع پیداوار تک ہے حالانکہ حدیث میں وارد ہے انما بعثتم میسرین کیا یہ مقام غور نہیں کہ ربع پیداوار تک تو سرکار وصول کرے جیسا کہ بندوبست کے کاغذات سے معلوم ہوتا ہے - مگر شریعت کی طرف سے مالک زمین پر اسکا کوئی اثر نہو یہ قرین فہم نہیں معلوم ہوتا - واقعی اس خرچ کو ملحوظ رکھنا چاہئے - یہ میرا فہم ہے - ممکن ہے غلط ہو

حدیث نبوی اور تقلید شخصی - دونوں مضمونوں پر بحث - منکرین حدیث کا رد - ۲/ پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

ایک مسلمان کے چند سوال

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲۔ رسول اللہ سلام علیہ و دیگر بزرگان دین جو گذر چکے ہیں یا ہماری نظروں سے غائب ہیں انکو حضرت یا حضرت اقدس کے خطاب سے یاد کرنا قرآن حدیث سے ثابت ہے یا نہیں اور صحابہ نے تمام عمر رسول اللہ سلام علیہ کو کبھی اس لقب سے پکارا ہے یا نہیں اور حضرت مصدر ہے اور اصل مصدر بذریعہ مشتقات بھی کلام عربیہ میں مستعمل ہے تو حضرت کے معنی حاضر ہونے والا یا حاضر کیا گیا ہوتے ہیں جب ہم رسول اللہ سلام علیہ یا کسی اور بزرگ کو اس وصف میں مانا اور انکو حاضر جانا جو وصف اللہ تعالیٰ رب العالمین کا ہے دا من کیونکر شرک فی الصفات تو لازم نہیں آتا۔ اگر نہیں آتا تو مولود کی محفل میں جو رسول اللہ سلام علیہ کو لوگ حاضر جانتے ہیں اور کھڑے ہو کر آپکی تعظیم کرتے ہیں۔ انکو کیوں مشرک کہا جاتا ہے۔ اور حضرت کا لفظ بزرگوں کے نام کے ساتھ لگانے کا اول کون موجد ہے اور مرزا صاحب کی جماعت کے لوگ بھی مرزا صاحب کی غیبوبت میں مرزا صاحب کو حضرت اقدس ہی کہکر نام لیتے ہیں اس کی دلیل قرآن و حدیث میں کیا ہے؟

جواب۔ حضرت کا لفظ گو اصل لغت میں مصدر ہے مگر اردو اور فارسی محاورہ میں بلکہ عربی میں بھی جب نام کے ساتھ آتا ہے تو اس وقت اس کے معنے صرف ایک تعظیمی لفظ کے ہوتے ہیں جیسے جناب کا لفظ۔ اس اصطلاح کی وجہ یہ ہے کہ حضرت بمعنے مفعول ہے جسکے معنے ہیں حاضر کیا گیا یعنے ایسا شخص جس کے پاس لوگ آکر حاضر ہوتے ہیں چونکہ ایسا شخص جس کے پاس لوگ جمع ہوتے ہوں صاحب عزت ہوتا ہے اس لئے بطریق استعارہ یہ لفظ محض تعظیم کے معنے میں لیا گیا چونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کرو ارشاد ہے تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ پس یہ لفظ حضرت یا جناب اسوجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کے حق میں جائز ہے کہ تعظیمی ہے۔ حاضر ناظر اس سے نہیں سمجھا جانا چاہیئے اردو محاورے میں جناب کے لفظ سے نہیں سمجھا جاتا حالانکہ جناب اور حضرت کے معنے ایک ہی ہیں۔ اول موجد اسکا معلوم نہیں مگر استعمال صحیح ہے۔ گو صحابہ کے زمانہ میں نہ تھا مگر چونکہ عربی قدیم اور جدید کے محاورات میں بھی گونہ تغیر ہو گیا ہے۔ چنانچہ آج کل مصر وغیرہ بلاد میں کہا جاتا ہے المرجو من حضرتکم یا من حضرت الاستاذ الدکتور حالانکہ عربی قدیم میں یہ محاورہ نہیں ملتا۔ متنبی کے اشعار جو چوتھی صدی کی یادگار ہیں بھی اس قسم کے محاورات سے خالی ہیں اس لئے اس قسم کے محاورات گو زمانہ صحابہ میں نہ ملیں تو محض نہ ملنا انکی غلطی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں کہ زمانہ صحابہ کے بعد کی ایجاد بدعت ہوگی بلکہ یہ محاورہ زبان سے تعلق رکھتا ہے پس جس زمانے میں جو لفظ تعظیمی ہوگا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر بزرگان دین کے لئے بولا جائیگا۔ مرزا صاحب کی جماعت اگر صرف حضرت ہی بولتی تو کہا جاتا کہ ان کے اعتقاد میں چونکہ مرزا صاحب واقعی بزرگ ہیں اس لئے یہ لفظ بولنا انکی اعتقاد پر متفرع ہے۔ مگر وہ تو غضب یہ کرتے ہیں کہ حضرت کے ساتھ اقدس کا لفظ بھی بڑھاتے ہیں۔ اور اقدس اسم تفضیل کا صیغہ ہے جسکے معنے ہیں سب سے زیادہ پاک اور مقدس اس کے معنے کی وسعت یہاں تک پہنچی ہے کہ مرزا صاحب کے سوا جتنے نبی رسول اور بزرگان دین ہیں ان سب پر مرزا صاحب کو تقدس میں برتری ہے چنانچہ مرزا صاحب خود بھی لکھتے ہیں میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کیگئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵) یعنی میں سب سے اعلےٰ اور ارفع ہوں پر یہی وہ جہالت اور گمراہی ہے جس کے روکنے کو پروردگار نے فرمایا ہے۔ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى یعنی تم اپنے نفسوں کو پاک سمجھا کرو خدا خود متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ (باقی دارد)

اہل قرآن لاہور کے ٹکڑے ٹکڑے

فرقہ اہل قرآن لاہور کے حالات خلاصہ مزید بلا یوں ہیں کہ منشی انشاء اللہ صاحب بانی فرقہ جدیدہ نے مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کے مقابل ایک نئی نماز قرآن شریف سے تیار کر کے اپنے فرقہ کو دی جو دو تہائی فرقہ اول کی نماز سے اگر بڑھکر نہیں تو برابر ضرور ہے۔ غرضیکہ جب یہ نماز دو چھٹے مدارج پا گئی تو اس نے پھر ایک تیسری نماز تیار کر لی اور اپنے فرقہ جدیدہ کو ایجاد اسکی سے سمجھایا کہ اصل بات یہ ہے کہ کوئی مضمون نماز کا قرآن شریف میں مقرر نہیں اس لئے ہر شخص اپنی اپنی خواہش کے مطابق بنا تیار کر سکتا ہے مگر دقت یہ ہے کہ ایسے مضامین کو ہر شخص استعمال نہیں کر سکتا کیونکہ جب ایک شخص نے اپنی سر دردی کی دعائے خیر کا نماز میں مضمون بیان کیا تو اور سر دردی والے اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ لہذا اصل نماز کا مضمون اور دعائیں وہی ہو سکتی ہیں جو سب کی مطلب برابری پر حاوی ہوں اسلئے وہ نماز جو پہلے سب مسلمان

ــــــــــــــــ

لہ واہ سبحان اللہ کیا عمدہ اردو محاورہ ہے۔ (اہلحدیث)

پڑھتے چلے آتے ہیں وہی ہر ایک عاپر عادی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نماز کے مضامین کو اس نے قرآن شریف سے ثابت کر کے بھی مجھکو دکھا دیا۔ چنانچہ اس سے اہل قرآن کے نئے فرقے میں عجب کھلبلی پڑ گئی۔ تب سب نے ملکر مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جاوے؟ لہذا قرار پایا کہ سب ملکر اب کے جمعہ کی نماز مسجد چینیاں والی میں اہل حدیث کے ساتھ ملکر پڑھیں تب تو سب کے سب اصلی التثلیث یعنی ایک کے تین فرقے ہو گئے چنانچہ جملہ دس نفر میں سے چار پانچ نے تو منشی انشاء اللہ کے ساتھ اس خیال سے جمعہ کی نماز پڑھی ہے۔ کہ جب تم خود اہلحدیث کی مسجد میں چلکر نماز پڑھو گے تو ہم بھی چلینگے۔ اور پانچ سات نے کہا کہ ہم تو ادھر ہی رہینگے اور نہ ادھر جاتے ہیں۔ اور تیسرے نمبر کے پانچ چار نے چپکے چپکے چینیانوالی مسجد میں آکر جمعہ پڑھا۔ ادھر پہلے فرقہ کے باقی ماندہ چند اشخاص نے جو مولوی عبداللہ و میاں چٹو کے ساتھ جمعہ پڑھا تو اوپر سے اخبار اہل حدیث ہی آدھمکا سب نے اپنے فرقہ اہل قرآن لاہور کا شگوفہ پھوٹ نکلا، "مضمون پڑھکر کھلبلی پڑ گئی لگے ایک دوسرے کا منہ تکنے کہ ہیں! یہ پھر کس ظالم نے مارا؟ کہ فرقہ اہل قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے! تب میاں چٹو نے خود منشی انشاء اللہ سے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا کام ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ یہ اس شیطان (مولوی عبداللہ) کا کام ہے تب میاں چٹو نے کہا کہ نہیں بلکہ تمکو صلاح کرنی چاہئے اور وہ یوں ہو سکتی ہے کہ تم کہدو کہ یہ باتیں بالکل غلط ہیں جس پر منشی انشاء اللہ نے کہا کہ دس ہزار لعنت ہے ایسی صلاح پر۔ مولوی عبداللہ کا ترجمہ در ترجمہ اور حاشیہ در حاشیہ دار قرآن شریف بھی بند کر دیا گیا ہے کیونکہ سب اپنی ہی لوگ اس سے بیزار ہو گئے ہیں فقط

نیازمند محمد ابراہیم وکیل اسلام محلہ سادھواں لاہور

آگ کس نے بھڑکائی؟

آگ پانی میں لگاتی ہیں لگانیوالی!

صلاح ایک پرچہ ہے جسکو شائع ہوتے آج دس برس ہوتے ہیں۔ ابتدا میں یہ پرچہ پٹنہ کے محلہ گدڑی سے شائع ہونا شروع ہوا۔ جسوقت اسکا ابتدائی پرچہ نکلا ہم پٹنہ میں موجود تھے ہمارے پاس بھی پہونچا ہم نے اوپر کی لوح دیکھکر سمجھا کہ اڈیٹر صاحب شیعہ ہیں یہ پرچہ آپ نے اس غرض سے نکالا ہے کہ اس سے شیعوں کی صلاح کریں شائد آپ کی تحقیق میں بھی شیعوں میں عموماً زنا کی کثرت بے حیائی کی لت۔ سود خواری اور نشہ خواری کی عادت بہت ہو۔ مونچھیں بڑھانی داڑھی صاف کرانی بٹیر بازی۔ مرغ بازی کبوتر بازی عمل خلاف فطرت۔ اسراف فضول خرچی۔ تعزیہ پرستی۔ اوہام پرستی بہت ہے لیکن خیر سے یہ سب امور مذکورہ بالا اڈیٹر صاحب کے نزدیک قابل صلاح نہ تھے آپ نے اپنی قوم کی صلاح سے آنکھ بند کر کے ایک دوسری قوم کی صلاح کے پیچھے پڑ گئے ہمکو معلوم نہیں شائد یہی پیشہ آبائی ہو۔

شیعوں کے صلاح کی ضرورت نہیں

اڈیٹر صاحب نے دیکھا کہ انکی صلاح کیجائے انکی ضرورت؟ کیونکہ زنا سے شیعوں کو روکا جائے وہ تو متعہ کے مبارک نام سے متبرک اور حلال طیب ہے بے حیائی سے روکا جائے وہ تو عین عبادت ہے امام جعفر صادق کا برہنہ ہو کر ستر عورت پر چونہ لگا کر نماز پڑھنے کی حدیث آپ کو یاد ہوگی نشہ خواری سے روکا جائے کیونکہ شراب کی تجارت انکے امام نے جائز کر دی کتب اربعہ شیعہ کو آپ نے ملاحظہ فرما لیا ہوگا۔ سود خواری تو بالکل حلال ہے کیونکہ اسکی حرمت سنیوں کے قرآن اڈیشن عثمانی یعنی موجودہ قرآن میں ہے لہذا اسکے ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ عمل خلاف فطرت سے روکا جائے کیوں؟ وہ آیت انی شئتم سے ثابت ہے اور مجتہدین کی آجتک تحری رہی ہے۔ داڑھی صاف کرانے مونچھیں بڑھانے میں سنیوں کی مخالفت کا ثواب ہے۔ نماز ترک کرنا یہ کوئی ایسا گناہ نہیں غرض اسی طرح اسراف فضول خرچی تعزیہ پرستی وغیرہ وغیرہ جسقدر ایسے گناہ ہیں سب شیعوں سے معاف ہیں شیعی سیدھے جنت میں داخل ہونگے کیونکہ امام حسین علیہ السلام کے غم میں دو قطرے آنسوؤں کے بہانا کافی ہیں امام حسین مثل حضرت عیسیٰ کے شیعوں کے گناہوں کے کفارہ ہونگے اور ترقی درجات کے لئے متعہ کافی ہے۔ پانچویں بار متعہ کرنے سے حضرت علی کے درجہ سے بڑھکر رسالت کا درجہ ملجاتا ہے بوسہ میں حمزہ اور قربت میں حج کا ثواب ملتا ہے۔ غسل کرنے میں ہر ہر قطرہ سے فرشتے پیدا ہوتے ہیں اللہ اکبر شیعوں کے درجات کو کیا پوچھنا ہے جنتی چھٹ سے ہمکو دیکر نکالے جائینگے اور شیعوں کے گناہ سنیوں کے سر تھوپے جاوینگے۔

غرض امور مذکورہ بالا پر نظر کر کے

اڈیٹر صلاح نے اہل سنت کی صلاح بنانا شروع کی اور آیت ان ارید الا الاصلاح کو ٹائٹل پر لکھکر وہ آفت مچائی کہ الامان۔ شیعے سنیوں کے مباحثات سے دبے پڑے تھے کوئی انکا نام بھی نہیں لیتا تھا۔ یہ آگ مدت سے دبی ہوئی تھی جو کچھ چھیڑ چھاڑ دونوں کی آپس میں ہو چکی تھی اسکا ذکر مذکور بھی نہیں تھا۔ صلاح نے اسمیں اسپرٹ دیکر دہکانا شروع کیا۔

صلاح کا طرز عمل

ahmadimuslim.de

آپ نے اہل سنت بالخصوص اہلحدیث و احناف پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم بالخصوص خلفائے راشدین انمیں بھی خاصکر سیدنا فاروق کو اور ام المومنین حضرت عائشہ کو اپنی گندہ دہنی اور شرافت کا نشانہ بنایا کوئی پرچہ اس دس برس کے عرصہ میں نہیں نکلا ہوگا جسمیں ان مقدسین امت پر سب و شتم لعن و طعن نہ ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی توہین نہ ہوئی ہو۔ امام بخاری امام ابوحنیفہ یا دیگر ائمہ ہدیٰ پر سخت و سست نہ کہا گیا ہو

اہلحدیث کو مخاطب کر کے

یہاں اہلحدیث سے کہا کہ آپ کہو تو حدیث پر عمل کرتے ہیں بھلا بتلاؤ فلاں فلاں مسئلہ کو آپ کہاں پیش کیا تقلید ہیں کیونکہ مقلدین تو یہ کہکر الگ ہو جاتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں۔

اہلحدیث کو سمجھایا

منجملہ ان مسائل کے مسح قدمین کا مسئلہ ہے آپ نے اس میں ایک رسالہ لکھ ڈالا جسکا جواب نہایت لاجواب اہلحدیث کی طرف سے لکھا گیا اس رسالہ کا نام (ایک شیعہ کا جواب) ہے آرہ مدرسہ احمدیہ سے ملتا ہے۔ آپ نے کلوخ عمری کے تلاش میں بڑی محنت کی۔ اس میں بھی ایک رسالہ لکھا ہے اسکو جواب بھی نہایت پر زور اہلحدیث کی جانب سے شائع ہوا جسکا نام دمغ الحجارہ ہے اور وہی کلوخ عمری ایسا شیعوں کے سر پر لگایا گیا کہ ابتک جواب کی تاب نہ ہوئی۔ شب قدر کے متعلق ایک تحریر لکھی جسکا جواب مولانا عبداللہ مرحوم نے لکھا۔ یہ سب مدرسہ احمدیہ آرہ سے ملتا ہے۔

اس کے بعد آپکا قلم چلا تو مت پوچھو کسی کو ابھارنا کسی کو لڑانا کسی کو سب و شتم کسی کو کوسنا کسی پر لعن طعن سے جیسا تک کے وہ حضرات شیعہ جنکی نظر واقعی اصلاح پر ہو (مثلاً غلام الحسنین وغیرہ) ان کو بھی آپنے نہ چھوڑا حضرات علیگڈہ نواب محسن الملک وغیرہ وغیرہ کوئی انکی دریدہ دہنی سے بچا ہے اہلحدیث یا الگ احناف یا الگ

بھلا ہے کوئی اہل انصاف

کیا کوئی اہل انصاف ہے جو انصاف کرے کہ اسوقت جو مابین اہل سنت و شیعہ چھیڑ چھاڑ ہے اسکا بانی کون ہے۔ یہ آگ کس نے بھڑکائی۔ اسکا بادی کون ہے۔ کوئی اہل انصاف ہو کہ دیکھے کہ یہ اصلاح اصلاح کرتا ہے یا افساد؟ اہل سنت کئی برس تک خاموش رہے کوئی پرچہ یا رسالے ان کی دریدہ دہنی روکنے کیلئے نہیں نکالے۔ لیکن جب معاملہ دگرگوں نظر آیا اور دیکھا گیا کہ بد اعتقادی ایمان والے لوگوں میں پھیلانے کے لئے بے طرح کوشش کی جا رہی ہے۔ تو اہلحدیث اور النجم نے اس طرف قدم بڑھایا بالخصوص النجم نے اسکا التزام کیا اور نہایت تہذیب سے اس پاک فرقہ روباہ صفت کا جواب لکھنا شروع کیا۔

شیعوں کے متعدد پرچے

اصلاح کے بعد متعدد پرچے اس پاک گروہ کے شائع ہونا شروع ہوئے۔ اثنا عشری الحکم۔ الشمس۔ الشیعہ۔ وہ تمام فرائض کرنے اصلاح سے اپنا نمبر اس پاک فعل دریدہ دہنی اور جوہر شرافت دکھانے میں بڑھا دیا ہر پرچہ میں اپنی پوری شرافت کا جوہر دکھاتے ہیں

اسکا الزام کس پر ہے

اب اگر اہلحدیث یا النجم میں ان ناپاک حملوں کی روک تھام کیجاتی ہے اور وہ الزامات جو حسب معتقدات شیعہ ان کے ائمہ پر لگائے جاتے ہیں تو اسکا جوابدہ کون ہے؟

یہ مقبول احمد صاحب شیعہ

جن کے فتنہ کی آگ سے ہندوستان چیخ اٹھا کون ہے؟ النجم اہلحدیث اور اصلاح کی تاریخ اشاعت ملاکر دیکھ لو اور انصاف کرو۔

اصلاح نے جو آگ بھڑکائی ہے

ہم نہیں سمجھتے اسکا انجام کیا ہوگا؟ اور ان دونوں فرقوں کے نصیب میں کیا ہے؟ اور جس فتنہ کی بنیاد اصلاح نے ڈالی ہے کہاں تک اپنا اثر دکھلا کر رہیگا۔ حضرات اہل سنت ابتک سکوت سے کام لے رہے ہیں۔ اہلحدیث یا النجم کے کچھ الزامی جوابات سے کیا ہوتا ہے۔ ان کی گندہ دہنی دریدہ دہنی اور ناپاک حملوں کے ترکی بترکی جواب کون دے سکتا ہے؟ اور کیونکر دیا جا سکتا ہے؟ وہ مقدسین امت جنکے ذریعہ ہم تک اسلامی کتاب پہونچی ہمکو دین اسلام نصیب ہوا اور وہ رسول کریم جنکی حرمت بچانے کے لئے ہمکو جان دینا لازم ہے ان برادران کے ازواج مطہرات پر ناپاک اور ناگوار اور بیہودہ حملے ہم کیونکر برداشت کر سکتے ہیں۔

فان ابی ووالدتی وعرضی ✦ لعرض محمد منکم وقاء

یعنی بیشبہ میرے باپ اور ماں اور میری آبرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو بچانے کے لئے تم سے اے شیعو! سپر اور ڈھال ہیں۔

آپکے میاں فخر الحکما نے تنقید بخاری لکھی اسکو اٹھا کر دیکھو تو ساری کتاب کا منشا یہ ہے کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث لی اور حضرت عمر و حضرت صدیقہ و امام بخاری پر تبرا کہنا شروع کیا۔ تنقید بخاری کے معنے ہم نے تبرا کے ابتک نہیں جانا تھا لیکن میاں فخر الحکما نے بتا دیا جس طرح یہ لوگ تقیہ کے معنے دیوثیت اور بے حیائی کے

کیا کرتے ہیں ایسی ہی ویسی باتیں ۔

اصلاح اور شیعوں کے پرچے کی نیک نامی

معزز وکیل امرتسر رقمطراز ہے یہ بہار کے دو ماہوار رسالے خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان لوگوں نے قدامت کی اس غلطی کو اچھی طرح محسوس کیا کہ دائرہ تبرا چند اشخاص تک محدود ہے اُن کے ترسن شرافت کے لئے وسیع میدان کی ضرورت تھی سو حقوق طلبی استحقاق حق اور آزادی سے مستفیض ہونیکا یہ مطلب سمجھا گیا کہ اس ضرورت کو پورا کیا جائے ۔ ہم کشادہ دلی سے تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ ضرورت اچھی طرح پوری کی کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جو مصنفین کے جوہر شریعت اور حق پژوہی کا نمونہ نہ ہو ۔ انکو مخالفین اہل سنت کے حصے میں جو صدیوں سے گالیاں اور بددعائیں آرہی ہیں مگر پہلے ان کی گونج کو ٹھڑیوں میں محدود تھی ۔ اب علانیہ دی جارہی ہیں ہاکا ڈیب اور اکب وبھتان سے کافی مدد لیکر دشنام کے فرض کو انجام دینا مشکل کام ہے مگر وہ اسکو انجام دے رہے ہیں اور اچھی طرح ۔ اتحاد تو جب ہو جب دونوں طرف سے آمادگی ہو لیکن جب ایک فریق یہ کہتے ہوئے نہیں شرماتا کہ "ہم سنیوں کو ہندوؤں سے بدتر سمجھتے ہیں" تو پھر اتحاد کی کیا معنے ۔ اصلاح اور شیعہ جیسے فساد انگیز رسالوں کو گالیوں کے دینے میں مزہ آئیگا ۔ اسوقت تک نہ کسی انجمن کے یہ جلوے سے امید افزا ہیں اور نہ کسی بے خبر کی مجذوبانہ آرزوئیں ۔" وکیل ۱۸ جلد ۱۳ ۱۸ جنوری ۱۹۱۶ء

ہمعصر دکن ریویو حیدرآباد رقمطراز ہے ایڈیٹر اصلاح ہمیشہ نوک قلم سے نوک سنان اور نیزہ کا کام لیتے ہیں حضرت نقاش دکن ریویو کی ایک غزل میں فرماتے ہیں ؎

شیعہ و اصلاح سے النجم اور اہلحدیث ✦ کوئی نسبت رکھتے سب و شتم کرنے میں نہیں

(باقی دارد)

عبد السلام عفی عنہ مبارکپوری از صادقپور پٹنہ

رسالہ الفیض

اس رسالہ کی جامع و مانع تعریف تو یہی ہے کہ یہ رسالہ علم کی روشنی پھیلا کر جہالت کی تاریکی مٹانے میں اپنے رنگ کا صرف ایک پرچہ ہے ۔ اس خوبی اور اتنی بڑی حجم کا کوئی رسالہ ہندوستان میں جاری نہیں ہوا ۔ اسکا مقصد حمایت اسلام اور اشاعت علوم اسلام ہے اس میں مندرجہ ذیل مضامین مسلسل ہر مہینے شائع ہوتے ہیں ۔ علم اصول ۔ اصول حدیث ۔ تحقیق مسائل ۔ تصوف ۔ تردید آریہ سماج ۔ تردید نصاریٰ وہابیت اہل اسلام ۔ فضائل اسلام ۔ تاریخ اسلام ۔ علوم اسلام ۔ خبریں ۔

فیض آباد سے اس رسالہ کے صرف ۴ نمبر شائع ہوئے تھے کہ بعض وجوہ معرض التوا میں آگیا اور اشاعت کچھ دن رک گئی ۔ اب انکا دفتر فیض آباد سے منتقل ہو کر لکھنؤ آگیا ہے اور اسکی اشاعت کا معقول انتظام کیا گیا ہے پس ہر دیندار کو لازم ہے کہ وہ اس رسالہ کے دیدار سے اپنی چشم ایمان کو پرنور کرے اور اس گوہر بے بہا کی خریدی میں ہرگز تاخیر نہ کرے ۔ قیمت سالانہ بلغ ۲ روپیہ مع محصول ڈاک ۔

لکھنؤ میں دفتر الفیض کے منتقل ہونے اور الفیض کے استحکام اور ترقی کی خوشی میں جو درخواستیں جو پہلے موصول ہونگی اُنسے تہائی قیمت یعنی بجائے ۲ کے صرف عہ رسالانہ مع محصول ڈاک لیا جاویگا ۔

المشتہر

محمد یوسف شمس مدیر الفیض لکھنؤ

اڈیٹر :- آپنے الفیض کا پہلے بھی اشتہار دیا تھا بلکہ جاری بھی کیا تھا مگر پھر بلا اطلاع بند کر دیا ۔ اب بھی خدا نہ کرے کہ ایسا ہو ۔ بہر حال انتظام سے کام شروع کریں ۔

غریب فنڈ

ابو غنی احمد صاحب سب اوورسیر خانقاہ ڈوگراں ضلع گوجرانوالہ	عہ
میاں صلاح الدین صاحب گھنئے کے بانگر ضلع گورداسپور (رسائل)	عہ
مولوی غلام محمد مدرس دیہاتی وڈور ڈاکخانہ یارو ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۸ر
دین محمد صاحب امرتسری (رسائل)	۸ر
بقایا سابقہ	ہگر
میزان کل	للعہ

تین اخبار بنام مولوی غلام محمد مدرس وڈور و صلاح الدین گھنئے کے بانگر و دین محمد امرتسری جاری کئے گئے ۔ باقی ۱۵ عہ ر

درخواستیں

میاں اللہ جوایا امام مسجد کوٹ دینا ڈاکخانہ شرقپور ضلع لاہور
عبد الجبار طالب علم زیر مسجد امام علی سوداگر محلہ سبزی منڈی لکھنؤ
نور محمد طالب علم خادم مسجد موضع انس ڈاکخانہ محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ
سید محمد شاہ ازدر پور والے ڈاکخانہ نظم گڑھ ضلع گورداسپور

وہ تنا مبالغہ اہل علم کی نظر میں وقعت کھوتا ہے ۔ غائب اڈیٹر

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۰۱۔ عورتوں کو زیورات سونے چاندی کے پہننا سنت ہے یا کہ خلاف سنت؟

(محمد عبدالستار از ابراہیم پور ڈاکخانہ دلی پور ضلع سلطانپور)

ج نمبر ۱۰۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے زیورات طلب کئے تھے۔ اس پر آیت نازل ہوئی تھی تعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلاً (آؤ میں کچھ دیکر تمکو چھوڑ دوں) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو زیورات چاندی سونے کے پہننے جائز ہیں۔ ایک حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ کے گلے کا ہار گم ہو گیا تھا۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کو زیورات کا پہننا جائز ہے بعض حدیثوں میں سونے کا زیادہ پہننا منع بھی آیا ہے۔ ان احادیث کی تطبیق جمہور علماء نے یوں دی کہ بطور فخر دریا کے پہننا منع ہے۔

س نمبر ۱۰۲۔ مردوں کو سونا چاندی ہی پہننا حرام ہے یا کہ تانبا پیتل گلٹ وغیرہ بھی۔ یا کہ تانبا پیتل گلٹ کے بوتام زنجیر انگوٹھی پہننا جائز ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۲۔ مردوں کو سونا تانبا پیتل وغیرہ کا پہننا حرام ہے۔ چاندی کے بوتام کچھ ایسے منع نہیں۔ گلٹ بھی منع نہیں۔ والعلم عنداللہ۔

س نمبر ۱۰۳۔ بے قلعی کے برتن میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں مثلاً تانبا پیتل گلٹ پھول وغیرہ؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۳۔ شرعی طور پر تو منع نہیں البتہ طبی طور پر مضر ہے۔

س نمبر ۱۰۴۔ لوگوں کو ہدایت کیلئے مولود کا نام رکھکر بلانا اور جمع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ نام مولود کا اور بیچ میں شرک و بدعت کی کیا وے۔

ج نمبر ۱۰۴۔ کچھ حرج نہیں مولود کے صحیح صحیح واقعات بھی ضمناً بیان کئے جائیں تو جائز ہے۔ البتہ غلط سلط روایات اور قیام وغیرہ منع ہے۔

س نمبر ۱۰۵۔ دس پانچ عورتیں اس سے کم زائد یوم جمعہ ایک جا ہو کر جماعت سے نماز پڑھتی ہیں آیا جمعہ کی نیت کرکے نماز پڑھیں یا کہ ظہر کی۔ اگر جمعہ کی نیت کرکے پڑھیگی تو کیا بدون خطبہ پڑھے جمعہ ہوگا؟ کیونکہ خطبہ پڑھنا کوئی نہیں جانتی ہیں (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۵۔ ظہر کی نیت سے پڑھیں خطبہ جمعہ کے لئے ضروری ہے۔

س نمبر ۱۰۶۔ خاکسار عرصہ پندرہ یا سولہ سترہ سال سے مجذوم ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں پروردگار کا مشکور ہوں اسی حالت میں کتب اسلامی جاری کیا۔ طلب تنخواہ کچھ مقررہ نہیں ہے۔ اگر کسی نے دیا تو لے بھی لیا۔ نہ دیا تو طلب بھی نہیں کرتے۔ اس میں خاکسار کے لئے کیا منفعت ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۶۔ حدیث شریف میں آیا ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ یعنی جو کوئی قرآن شریف پڑھے اور پڑھاوے وہ مسلمانوں میں سب سے بہتر ہے بس یہی ثواب آپکو ہے۔ ایک حدیث میں ہے اذا اعطیت بلا اشراف نفس فخذہ وتمول جب تم کو بلا طلب اور بغیر سوال کے ملے تو تم لے لیا کرو۔

س نمبر ۱۰۷۔ شہادت حضرت امام حسین رض کی تیغی ہے یا وبائی؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۷۔ امام حسین تلوار سے شہید ہوئے تھے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

س نمبر ۱۰۸۔ مولوی عبدالمجید صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ ساکن حال بلرامپور کہتے ہیں کہ چار مصلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چالیسویں سنہ ۴۰ھ کے بعد قائم ہوگئے تھے۔ یہ کہنا انکا کہاں تک ٹھیک ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۰۸۔ مولوی صاحب موصوف کا یہ قول بالکل غلط ہے استاذ الہند حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ العزیز حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں کہ چار سو سال کے بعد مذہبی تفریق ہوئی ہے۔ چالیسویں سنہ میں تو ائمہ اربعہ میں سے کوئی امام دنیا میں بھی نہ آیا تھا۔ سب سے اول امام ابوحنیفہ پیدا ہوئے ہیں۔ حالانکہ امام ممدوح کی ولادت سنہ ۸۰ھ میں ہوئی ہے۔ امام مالک ان سے پندرہ سال چھوٹے تھے۔ باقی امام تو ان سے بھی پیچھے پیدا ہوئے۔

۱۵؍ فیس فتویٰ فنڈ داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۱۰۹۔ زید نوکر ہو کر ایک مسجد میں ۔۔۔ اور نماز پڑھاتا ہے مگر اب جماعت کے لوگوں میں سے دو فریق ہوکر زید کے شامل نماز پڑھنا نہیں چاہتے اور دوسرا فریق انہی سے نماز پڑھوانا چاہتا ہے۔ اسی بات کو لیکر مسجد میں سخت فتنہ و فساد ہونیکا اندیشہ ہے اب سوال یہ ہے کہ عنداللہ و عندالرسول مسجد کو فتنہ و فساد سے بچانا چاہئے یا نہیں؟ دوسرا امام مقرر کرنے ہی سے مسجد فتنہ و فساد سے بچ سکتی ہے اس صورت میں دوسرا امام مقرر کرنا چاہئے یا نہیں؟ (سخاوت حسین عفی عنہ)

ج نمبر ۱۰۹۔ بغیر صریح کفر کے مقررہ امام کو معزول کرنا جائز نہیں جو لوگ فتنہ و فساد کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں انکی خاطر امام کو معزول کرنا سخت ظلم ہے حدیث شریف میں ہے صلوا معہم ما صلوا القبلۃ یعنی امام جب تک قبلہ کی طرف نماز پڑھے اس کے ساتھ پڑھتے رہو۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت نے کعبہ کی طرف تھوک ڈالنے پر امام کو ہٹا دینے کا حکم فرمایا تھا وہ معزول نہ تھا بلکہ معطل کیا تھا معزول ہوتا تو اس حدیث میں نہ فرماتے کہ صلوا معہم ما صلوا القبلۃ۔

۱۰ر داخل غریب فنڈ۔

[illegible]

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

امرتسر میں جناب مولوی غلام علی صاحب مرحوم کا مخلص مؤذن حکم الدین جو ابھی حج سے آیا تھا ۹ مارچ کو انتقال کر گیا۔ مرحوم نے چالیس سال للّٰہ اذان دی اپنا گذارہ اپنے کام دیا سلائی بافی سے کرتا تھا۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی استدعا ہے۔ اللّٰھم اغفر لہٗ

انجمن حمایت اسلام لاہور نے معترضین کے جواب میں ایک پمفلٹ شائع کیا ہے اہلحدیث آئندہ کبھی اس پر رائے دیگا۔

دار الامرا میں لارڈ فرانس نے لارڈ کرزن کے جواب میں کہا کہ گورنمنٹ برطانیہ ایران سے ایسی امر کا مطالبہ کرے گی کہ شاہ ... ۔ سلطنتوں میں انگلستان کے جنوبی ایران [illegible]
[illegible]
[illegible]
میں اجرائے ریلوے کی کچھ امید نہیں ہے۔

تازہ عربی اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ مشہور مصری محب ملک مصطفےٰ کامل پاشا کے جنازہ کے ہمراہ تین لاکھ آدمی تھے اور سرکاری فوج کی ایک کثیر تعداد بھی ساتھ تھی چونکہ جنازہ اس حیثیت سے عام گذرگاہوں سے نہیں گذر سکتا تھا اسلئے ۷ میل کے چکر سے دفن میں پہنچایا گیا (کیوں نہو سے عاشق کا جنازہ ہے ذرہ دہوم سے نکلے)

ہم ذکا خیل کی تمام فوج جمرود سے میر کے روز پشاور پہونچ گئی اور عنقریب انہوں اپنے ہیڈکوارٹروں کو روانہ کردی جائیگی۔ (بہت اچھا ہوا ہے فائدہ کشت و خون زیادہ نہ ہونے پایا مگر (غدر) بابر ڈاکو مارے اس ہفتہ بھی پشاور میں ڈاکہ پڑا)

سرحد پشاور پر ڈاکے پڑنے اور خاص شہر پشاور کو ان ڈاکوں سے محفوظ رکھنے کے مسئلہ پر سول اور ملٹری حکام غور کر رہے ہیں (تعجب ہے کہ یہ مسئلہ بھی قابل غور سمجھا گیا ہے)

ایام محرم میں بمقام ڈاکہ پولیس کے سپاہیوں اور مسلمانوں میں جو تنازع پیدا ہو گیا تھا اس کے متعلق ایک یوروپین ٹاؤن انسپکٹر پولیس اور چار سپاہی معطل کئے گئے (محرم کی برکت)

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے پانچہزار پانچسو دو آدمی ہلاک ہوئے واردات میں ۶ ہزار ۳۰۰ ۴۷ تھیں اور پنجاب میں طاعون سے پچھلے ہفتے ۸ مرے صوبجات متحدہ میں ۱۲۳۶ مدراس میں ۲۶۸۔ (مرزا قادیانی صاحب! کیا کہتے ہو؟)

اخبار نیر اعظم مراد آباد کے مالک و اڈیٹر ایس ابن علی کو بجرم لائبل ۳ ماہ قید کی سزا دیگئی۔ بعلاوہ قید کے ۳۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ نصف رقم ڈپٹی بزار منتیٹ کو بطور ہرجانہ دلائینگے (مقام عبرت)

موجودہ خشکسالی اور چارہ کی کمیابی کیوجہ سے مظفر گڈھ کا میلہ اسپان و مویشیان ملتوی کیا گیا ہے۔

بودھ مذہب کی ایک شاخ انگلستان میں قائم کرنے اور اس مذہب کے اصول کی اشتہار کرنے کے لئے بودھ سوسائٹی کے پریزیڈنٹ معہ ۲۵ معتقد اور معقول پیروں کے عنقریب رنگون سے لنڈن جانے والے ہیں (مسلمانوں کے لئے باعث شرم)

کوئٹہ میں ۲۔۱۔ حال کو بارش و ژالہ باری ہوکر ۳ کو برف باری ہوئی اس برفباری اور ژالہ باری سے میوہ کی فصل کو کچھ نقصان پہونچا۔

کلکتہ میں تار کے چپڑاسیوں نے ہڑتال کرکے کام چھوڑ دیا کم تنخواہ اس ہڑتال کا سبب ہے ۱۰۰ چپڑاسی کے سپاہی ہیں ہر کو شہر میں تقسیم کرتے پھرتے ہیں۔

ریاست میسور کو [illegible] ہیں اسٹامپ سے ۰ لاکھ ۰۰ ہزار ۲۰۰ ۸۲ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

جزیرہ سامیشورم میں کشتی رانی کے قابل نہر بنانے پر گورنمنٹ آف انڈیا کا کل خرچ پونے سات لاکھ روپے ہوگا۔

پولیس کے سواروں کو لکھنؤ میں ڈاکو اور بھاگتے ہوئے مجرموں کے گلے میں رسی کا پھندا ڈالکر پکڑنے کا کام سکھلایا گیا ہے۔

برما میں اس کے سرحدی ضلع بھاموں کے کافور کے درختوں کی کاشت کا تجربہ کیا جارہا ہے۔

کلکتہ کے پوسٹل کلرکوں نے اضافہ تنخواہ کی جو درخواست کی تھی وہ منظور ہو گئی۔

ایڈنبرا کی ہندوستانی نمائش (میلہ) سے جملہ اخراجات وضع کرنے کے بعد ۲۰۰۰ پونڈ کی آمدنی ہوئی ۵۰ ہزار روپے کی رقم مہاراجہ وزیانگرم نے عطا کی ہے اس سب رقم سے اڈنبرا میں ہندوستانی طالبعلموں کے لئے بورڈنگ ہوس تعمیر ہوگا۔

وینز ویلا کی گورنمنٹ نے سلطنت متحدہ امریکہ کے ساتھ اپنی تنازعہ کو ثالثی میں پیش کر دینے سے انکار کر دیا۔ اب انکا باہمی تنازع جنگ سے فیصل ہوگا۔

فرانس نے مراکو میں ۵۲۰۰ فوج لڑنے بھیجی ہے مراکو کی مشکلات سلطنت فرانس ابھی تک رفع نہیں کر سکی۔

کناڈا کی گورنمنٹ ہندوستانیوں کا کناڈا میں آنا پسند نہیں کرتی اس لئے برٹش گورنمنٹ پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستانیوں کا کناڈا میں آنا بند کر دے۔

(مولوی عبدالحکیم صاحب جالندھری فوت ہوگئے۔ غریب کی استدعا ہے (اخبار ...)

ahmadimuslim.de

مومیائی

یہ مفصل اوصاف تو کتب طبیہ میں مرقوم ہیں مختصر یہ ہے کہ مقوی باہ مقوی دماغ مولد خون ہے۔ درد کمر ضعف گردہ و مثانہ۔ کمزوری بدن وسینہ کے مریضوں کے لئے اکسیر ہے۔ جناب مولینا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل فرماتے ہیں :-

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

قیمت باعتبار اوصاف صرف ۱۲ (فی چھٹانک) ... دو ماشہ تک ۴ سوا محصول ڈاک

برقی بسٹ

بچپن کی غلط کاریوں کا مکمل علاج اور مجرب نسخہ ہے۔ از کار رفتہ اصحاب منگوا کر استعمال کریں اور فائدہ اٹھائیں قیمت صرف ۱ معہ محصول ڈاک وغیرہ

جبوب قبض کشا

ایک گولی کے کھا لینے سے قبض دور۔ قیمت فی شیشی دو گولیاں ۱۲ معہ محصول

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹڑہ قلعہ۔ امرتسر پنجاب

فہرست کتب تفسیر و غیرہ
موجودہ مطبع اہل حدیث امرتسر

تفسیر ثنائی

اس تفسیر کی پوری کیفیت تو دیکھنے اور ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ یہ تفسیر ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں ایک تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات ... جواب دلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید۔ تفسیر کے سوا ایک مقدمہ ہے جس میں ایک زبردست عقلی و نقلی دلائل سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا گیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ ساری تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ جلدیں درست طیار ہیں چھٹی زیر طبع ہے۔

جلد اول سورہ فاتحہ و بقر قیمت ۱
جلد دوم آل عمران و نسا ۱
جلد سوم مائدہ۔ انعام۔ اعراف ۱
جلد چہارم ... نحل ۱۴ پارہ تک ۱
جلد پنجم ... فرقان تک ۱

پانچوں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے علاوہ محصول ڈاک ۴ روپیہ لئے جائیں گے

فتوحات اہلحدیث

چیف کورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال اور انگلستان کے فیصلجات اہلحدیثوں کی تائید میں قیمت ۴

دلیل الفرقان

بجواب اہل القرآن۔ مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے رسالہ نماز کا کامل جواب قیمت ۲

حق پرکاش

آریوں کے گرو اور سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے لیکر اخیر تک جو اعتراض کئے ہیں ان کا مفصل اور مکمل جواب قیمت ۸

ترک اسلام

جناب دھرمپال نو آریہ کے لیکچر ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب قیمت ۴

تغلیب الاسلام مکمل ہر چہار جلد

بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور نو آریہ نہایت مدلل اور دلچسپ ہے

جلد اول قیمت ۵ جلد دوم قیمت ۷
جلد سوم ۵ جلد چہارم ...

چاروں جلدوں کے ایک ساتھ خریدار سے علاوہ محصول ...

مباحثہ دیوریا

دیوریا ضلع گورکھپور کا مباحثہ مشہور و معروف ... سماج اور مسلمانوں کے ہوا تھا۔ مسلمانوں نے اس میں آریوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ قیمت ۸

مناظرہ نگینہ

مناظرہ ماہ جون سنہ ۱۹۰۰ء میں بمقام نگینہ ضلع بجنور مسلمانوں اور آریوں میں ہوا تھا اس مناظرہ کے اثر سے کئی ہندو مسلمانوں کے دین میں آ گئے۔ قیمت ۲

مرقع دیانندی

اس کتاب میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ سوامی دیانند کرتے کچھ تھے اور کہتے کچھ قیمت ۳

المشتہر مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹڑہ ...

سمہ ۱۹۰۷ء

[illegible]

مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے حسب الحکم